R.N.I.No.APURD/2013/54302

حیدرآباد

ہفتہ روزہ

فلکنما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۱۴/ جون ۲۰۲۵ء DATE:14-06-2025 جلد(13) شمارہ(22) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

میں جب تک اقتدار میں ہوں کے سی آر خاندان کی کانگریس میں انٹری نہیں

کالیشورم کے دستاویزات عنقریب جاری کروں گا، دورہ دہلی سے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی واپسی

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ جب تک وہ اقتدار میں رہیں گے، سابق چیف منسٹر کے سی آر کے افراد خاندان کو کانگریس میں داخلہ نہیں رہے گا۔ تلنگانہ کیلئے کے سی آر خاندان کو حقیقی دشمن قرار دیتے ہوئے ریونت ریڈی نے کہا کہ کانگریس پارٹی میں اُن کیلئے کوئی انٹری نہیں ہے۔ نئی دہلی میں ہائی کمان کے قائدین سے ملاقات اور دو دن تک قیام کے بعد حیدرآباد واپسی سے قبل چیف منسٹر نے میڈیا سے غیر رسمی بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی ہائی کمان سے کابینہ میں توسیع اور قلمدانوں کی تقسیم کے مسئلہ پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی نئے وزراء میں قلمدان تقسیم کئے جائیں گے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ان کے پاس جو اضافی قلمدان موجود ہیں، وہ نئے وزراء میں تقسیم کریں گے۔ ریونت ریڈی کے مطابق کرناٹک میں طبقاتی سروے کے مسئلہ پر ہائی کمان سے بات چیت ہوئی۔ کانگریس ہائی کمان نے کرناٹک میں طبقاتی سروے کے دوبارہ انعقاد کا فیصلہ کیا اور تلنگانہ میں سروے کے کامیاب انعقاد کی تفصیلات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کمان کو انہوں نے تلنگانہ کے سروے کے طریقہ کار سے واقف کرایا جس کے مطابق کرناٹک میں طبقاتی سروے کیا جائے گا۔ کالیشورم پراجکٹ کی تعمیر میں مبینہ بے قاعدگیوں کا حوالہ دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ آئندہ دو دنوں میں وہ اس مسئلہ پر پریس کانفرنس کریں گے اور کالیشورم سے متعلق تمام دستاویزات عوام کیلئے جاری کریں گے۔ انہوں نے مرکزی وزیر کشن ریڈی پر تلنگانہ کی ترقی میں رکاوٹ کا الزام عائد کیا اور کہا کہ مرکز سے پراجکٹ کی منظوری میں کشن ریڈی رکاوٹ بن رہے ہیں۔ مرکزی وزیر کی حیثیت سے کشن ریڈی نے کسی ایک پراجکٹ کے لئے فنڈس حاصل نہیں کئے۔ ریونت ریڈی نے کے سی آر خاندان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اسمبلی روڈی فلم کی طرح کے سی آر خاندان ڈائیلاگس ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کے سی آر خاندان کا تنازعہ فلم اسمبلی روڈی کی طرح ہے۔ میڈیا کی توجہ حاصل کرنے کیلئے بی آر ایس قائدین ڈرامہ بازی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کے سی آر، کے ٹی آر اور ہریش راؤ نے کشن ریڈی سے مفاہمت کرلی ہے تاکہ تلنگانہ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر کشن ریڈی نے بی آر ایس قائدین کے اشارہ پر تلنگانہ کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔ مرکزی وزیر کی حیثیت سے انہوں نے آج تک تلنگانہ کے پراجکٹس کا جائزہ نہیں لیا۔ حیدرآباد میٹرو توسیعی پراجکٹ کے ٹی آر کو قبول نہیں ہے، کشن ریڈی اس پراجکٹ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشن ریڈی نے تلنگانہ کے پراجکٹس کے بارے میں ایک مرتبہ بھی وزیراعظم نریندر مودی سے نمائندگی نہیں کی۔ مرکز کے کابینی اجلاس میں کشن ریڈی نے کبھی بھی تلنگانہ کے مسائل پیش نہیں کئے۔ وزیر فینانس نرملا سیتا رامن نے چینائی کیلئے میٹرو پراجکٹ کی منظوری حاصل کی۔ جبکہ پراہلاد جوشی نے کرناٹک کیلئے میٹرو پراجکٹ حاصل کیا لیکن کشن ریڈی نے تلنگانہ کے لئے ایک بھی پراجکٹ کی منظوری حاصل نہیں کی۔ تلنگانہ کابینہ میں توسیع کا حوالہ دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ سماجی انصاف کے مطابق وزراء کو شامل کیا گیا ہے۔ 55 فیصد عہدے کمزور طبقات کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ اسی دوران چیف منسٹر ریونت ریڈی کے دورہ دہلی کے موقع پر قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں کہ بعض موجودہ وزراء کے قلمدانوں میں تبدیلی کی جائے گی۔ چیف منسٹر کے پاس تقریباً 11 محکمہ جات کے قلمدان ہیں جن میں داخلہ، بلدی نظم و نسق، ایجوکیشن، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی بہبود اور دوسرے شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ کانگریس ہائی کمان نے چیف منسٹر کو قلمدانوں کے الاٹمنٹ کا اختیار دیا ہے۔ رکن کونسل کویتا کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے ریونت ریڈی نے سوال کیا کہ کے سی آر کے اطراف موجود شیاطین کے ٹولے کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کل تک کے سی آر کے اطراف شیاطین کی موجودگی کا دعویٰ کرنے والی کویتا کس طرح اس گروپ میں شامل ہوچکی ہیں۔ سابق چیف منسٹر اپنے قریبی گروپ کے ہمراہ کالیشورم کمیشن کے روبرو پیش ہوئے۔ ریونت ریڈی نے کویتا کی کانگریس میں شمولیت کی قیاس ارائیوں کو مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ کویتا نئی پارٹی قائم کرسکتی ہیں اور وہ کانگریس میں شمولیت اختیار نہیں کریں گی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ میں جب تک ہوں کے سی آر خاندان کی کانگریس میں انٹری نہیں ہوگی۔

WANTED (PRINCIPAL & LECTURERS)
ISLAMIA COLLEGE OF EDUCATION
Chandrayangutta, Bandlaguda, Khalsa, Hyderabad

Applications are invited for the following posts from the qualified candidates as per the NCTE Norms

Name of the Subject	Qualification
PRINCIPAL	i) Ph.D. in Education or in any pedagogic subject offered in the institution, Master's Degree in a school subject with minimum 55% and M.Ed. with 55% marks. ii) Eight years of teaching experience in a secondary Teacher Education Institution.
Pedagogy subjects (Mathematics/ Science/Social Science/ Language(Urdu/English)	Post Graduate Degree in (Mathematics/ Science/Social Science/ Languages) with 55% marks, M.Ed. not less than 55% marks and qualified in NET / SET/ Ph.D.
Perspectives in Education (Psychology & Philosophy)	M.A.(Psychology / Philosophy/ Sociology) with 55% marks,M.Ed. not less than 55% marks and qualified in NET/ SET/ Ph.D.

Contact Immediately in Person

ISLAMIA COLLEGE OFEDUCATION
Chandrayangutta, Bandlaguda, Khalsa, Hyd.-500005
Cell No. 9492042695
Email ID :meetislamiacollege@gmail.com

ہفتہ روزہ **فلکنما نیوز** حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad

بنگلہ دیش میں انتخابات کے اعلان کے بعد محمد یونس کو نئی مشکلات کا سامنا

بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں عام انتخابات اگلے سال اپریل کے اوائل میں ہوں گے۔تاہم بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) اور دیگر ہم خیال جماعتوں نے محمد یونس کے اس اعلان پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔لیکن ان سیاسی جماعتوں کے اختلاقات اپنی جگہ تاہم فرض کریں کہ اگر تمام جماعتیں انتخابات کی تاریخوں کی حمایت بھی کرلیں تو سوال یہ ہے کہ عبوری حکومت کو انتخابات کرانے کے دوران کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔یہی نہیں بلکہ سیاسی اتفاق رائے کے علاوہ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا الیکشن کمیشن اتنے کم وقت میں انتخابی فہرستوں کو حتمی شکل دینے اور حلقہ بندیوں جیسے پیچیدہ کام کو انجام دے پائے گا۔ڈاکٹر محمد یونس نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے دعوی کیا کہ تاریخ کے سب سے زیادہ آزاد، منصفانہ، مسابقتی اور قابل اعتماد انتخابات کے انعقاد کے لیے وہ تمام جماعتوں کے ساتھ رابطے میں ہیں۔تاہم انھوں نے جس وقت انتخابات کا اعلان کیا اس پر تنازعات سامنے آرہے ہیں اور ان پر الزام عائد کیا جارہا ہے کہ الیکشن کی تاریخ کا فیصلہ کرتے وقت ملک کی زیادہ تر سیاسی جماعتوں کی رائے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔چیف ایڈوائزر کی سربراہی میں قومی اتفاق رائے کمیشن کے وائس چیئرمین پروفیسر علی ریاض کہتے ہیں کہ اگر سیاسی جماعتیں تعاون جاری رکھیں تو آئندہ ماہ کے اندر جولائی کے چارٹر سمیت اصلاحاتی پروگراموں کو حتمی شکل دینا ممکن ہوگا۔ڈاکٹر یونس نے اپنی تقریر میں کہا کہ جولائی کے چارٹر کے مطابق فوری اصلاحاتی کاموں پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ وہ باقی ضروری کاموں پر بھی پیش رفت جاری رکھیں گے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیشی حکومت کے لیاس وقت سب سے بڑا چیلنج تمام جماعتوں کو متحد کرنا ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ اعتماد کی فضا پیدا کرنا بھی ان کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے مثلاً شیخ حسینہ حکومت کے خلاف مظاہروں کے دوران ہلاکتوں کے مقدمات میں منصفانہ ٹرائل۔ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انھیں یہ اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ حکومت منصفانہ انتخابات اور مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے ماحول پیدا کرسکتی ہے۔ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ حکومت کے سامنے بہت سے چیلنجز ہوں گے جیسے امن وامان قائم کرنا، پولیس سمیت مختلف اداروں کو آزادانہ طور پر کام کرنے کے قابل بنانا، غیر متنازع انتخابی فہرستیں بنانا، پرانے یا نئے قانون کی بنیاد پر حلقہ بندیاں کرنا۔سوال یہ بھی ہے کہ کیا نئے قانون کی بنیاد پر اتنے مشکل کام اتنے کم وقت میں کرنا ممکن ہے؟ ڈھاکہ یونیورسٹی کی پروفیسر اور سیاسی تجزیہ کار زبیدہ نسرین کہتی ہیں کہ حکومت کے لیے اصل چیلنج یہ اعتماد حاصل کرنا ہوگا کہ وہ غیر جانبدار رہتے ہوئے منصفانہ اور جامع انتخابات کروانا چاہتی ہے۔انھوں نے کہا کہ سیاسی میدان میں ایک یا دو پارٹیوں کیمطابق ان کے متعصّبانہ رویے پر پہلے ہی سوالات اٹھائے جاچکے ہیں۔اگر اس پر توجہ نہیں دی گئی تو امن وامان اور انتخابات پر مبنی اداروں کے آزادانہ طور پر کام کرنا ایک اور بڑا چیلنج ہوگا۔بی این پی پہلے ہی حکومت کی غیر جانبداری پر سوال اٹھا چکی ہے اور دونوں مشیروں کے استعفے کا مطالبہ کرنے پر بضد ہے۔دوسری جانب جماعت اسلامی (بنگلہ دیشی سیاسی جماعت) کے امیر شفیق الرحمان نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں دھاندلی ہوسکتی ہے۔سنیچر کے روز مولوی بازار میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ملک کوئی ایسا الیکشن نہیں چاہتا جو افراتفری کا شکار ہو۔حال ہی میں ڈھاکہ میں اقوام متحدہ کے نمائندے گوین لیوس نے کہا تھا کہ جامع انتخابات کا مطلب صرف جماعتوں کی نہیں بلکہ تمام ووٹرز کی شرکت ہے۔یعنی ہر سطح پر رائے دہندگان کو بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔تاہم بنگلہ دیش میں اب بھی عوامی لیگ کے حامیوں کی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے۔تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ عبوری حکومت کے سامنے یہ بھی بڑا چیلنج ہے کہ عوامی لیگ کو پورے انتخابی عمل سے باہر رکھ کر ان انتخابات کو جامع کیسے بنایا جائے۔یاد رہے کہ عوامی لیگ پر انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر پابندی عائد ہے۔تجزیہ کار زبیدہ نسرین کہتی ہیں کہ عوامی لیگ کے دور میں بھی بی این پی کو باہر رکھتے ہوئے انتخابات کرائے گئے۔لیکن حتمی نتائج میں اگرچہ بین الاقوامی برادری نے انھیں قبول کیا لیکن عوام نے یکسر مسترد کردیا تھا۔اب حکومت نے ایک ایسی سیاسی جماعت پر پابندی لگادی ہے

اسرائیلی فوج کا غزہ کی جانب گامزن کشتی "میڈلین "پر قبضہ، تمام مسافرز یر حراست

فریڈم فلوٹیلا اتحاد نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے آج پیر کی صبح غزہ کی جانب جانے والی امدادی کشتی "میڈلین "پر قبضہ کرلیا ہے اور اس میں سوار مسافروں کو حراست میں لے لیا۔اس سے کچھ لمحے قبل اتحاد نے اعلان کیا تھا کہ یہ کشتی بین الاقوامی پانیوں میں "حملے کی زد میں ہے"، اور یہ بھی بتایا تھا کہ " کواڈ کاپٹر ڈرونز کشتی کا گھیرا کیے ہوئے ہیں اور اس پر ایک سفید اور اشتعال انگیز مادہ چھڑک رہے ہیں"۔اتحاد نے مزید کہا کہ "میڈلین پر ریڈیو کے ذریعے اذیت ناک آوازیں نشر کی جارہی ہیں "اور یہ کہ اسرائیلی فوج کی کشتی پر چڑھائی کے بعد سے رابطہ مکمل طور پر منقطع ہوچکا ہے۔اسی تناظر میں اسرائیلی اخبار "یسرائیل ہیوم "نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے کشتی "میڈلین "پر کنٹرول حاصل کرنے کی کارروائی شروع کی، اور اس میں سوار 12 کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے تاکہ انھیں ملک سے بے دخل کیا جاسکے۔اخبار کے مطابق اسرائیلی بحریہ اس وقت کشتی کو اسدود بندرگاہ کی جانب کھینچ رہی ہے۔ادھر اسرائیلی نجی ٹی وی "چینل 12" نے بھی اطلاع دی کہ بحری افواج نے کشتی پر قبضہ کرلیا ہے اور وہ اب اسدود کی طرف رواں دواں ہے، جب کہ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔اسرائیلی وزارت خارجہ نے بھی تصدیق کی کہ فوج نے کشتی پر قبضہ کرلیا اور اسے اسرائیل کی طرف لے جایا جارہا ہے ... مزید یہ کہ وہ کشتی میں سوار کارکنوں کو ان کے ممالک واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اتوار کی رات دیر گئے نامعلوم کشتیوں نے "میڈلین "کے قریب سمندر میں پیش قدمی کی تھی، جس میں بین الاقوامی کارکن غزہ جارہے تھے۔یہ بات کشتی سے کی گئی براہِ راست نشریات میں بتائی اور دکھائی گئی۔برازیلی کارکن تھیاغو آویلا نے کشتی سے ٹیلی گرام پر صوتی پیغام میں کہا "سب کو سلام، میں ایک تازہ اطلاع دینا چاہتا ہوں، بدقسمتی سے، ابھی جو خطرے کا الارم بجا تھا وہ ایک جھوٹا الارم نکلا"۔اس نے مزید کہا "ہمارے اردگرد بہت سی روشنیاں نمودار ہوئیں جن سے لگا کہ وہ ہمیں گھیر رہی ہیں، مگر وہ آگے بڑھ گئیں۔ممکن ہے یہ اسرائیلی فوج کی کشتیاں ہوں، لیکن ہمیں یقین نہیں، بہرحال وہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں سے نکل گئی ہیں"۔اس سے قبل کشتی میں سوار مسافروں نے براہِ راست نشریات میں اطلاع دی تھی کہ اسرائیلی جنگی کشتیوں کے قریب آنے کی اطلاع پر کشتی میں خطرے کے سائرن بجنے لگے۔مسافروں کے مطابق اسرائیل کی پانچ کشتیاں "میڈلین "کے قریب آگئی تھیں۔فریڈم فلوٹیلا اتحاد نے کہا کہ اس کی کشتی "میڈلین "پر خطرے کی گھنٹی بجی ہے جو غزہ کی جانب رواں دواں ہے، اور کارکنوں نے راستے میں رکاوٹ کے خدشے کے پیش نظر لائف جیکٹس پہن لی تھیں۔اتوار کے روز ایک اسرائیلی سیکیورٹی اہل کار نے بتایا تھا کہ فوج اس کشتی پر قبضہ کرنے اور اس میں سوار افراد کو غزہ پہنچنے سے قبل ہی حراست میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس اہل کار نے، جس کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی، کہا تھا کہ فوج کشتی پر "غیر متشدد "طریقے سے قبضہ کرے گی، جس کے بعد مسافروں کو حراست میں لے کر ملک سے نکال دیا جائے گا۔کشتی "میڈلین "غزہ کے علاقائی پانیوں میں داخلے کے قریب پہنچ چکی ہے، اور اس وقت بھی وہ غزہ کے ساحل سے چند درجن سمندری میل دور موجود ہے، جیسا کہ "بین الاقوامی کمیٹی برائے محاصرہ شکنی غزہ " کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے۔اسرائیلی نشریاتی ادارے کے مطابق اسرائیلی بحری کمانڈوز یونٹ "شایطیت 13" نے ایسی مشقیں کی تھیں جن میں کشتی پر "تشدد کے بغیر " کنٹرول حاصل کرنے کی تیاری کی گئی تھی، تاکہ غزہ پہنچنے سے قبل اسے روکا جاسکے۔ادارے نے مزید کہا کہ فوج کو توقع ہے کہ کشتی کو روکنے کی یہ کارروائی براہِ راست نشر کی جاسکتی ہے، اس لیے فوج اس کارروائی کو پرامن انداز میں انجام دینا چاہتی ہے۔اس سے قبل اتوار کو "بین الاقوامی کمیٹی برائے محاصرہ شکنی غزہ "نے ایکس پلیٹ فارم پر اعلان کیا تھا کہ کشتی "میڈلین"، جو اٹلی سے روانہ ہوئی تھی، مصر کے ساحلوں کے قریب کے علاقوں کو عبور کرچکی ہے اور غزہ کی طرف مسلسل بڑھ رہی ہے۔کمیٹی نے تصدیق کی کہ کشتی کو اس وقت "اسرائیلی در اندازی " کا سامنا ہے جسے اس نے "خطرناک " قرار دیا، اور خبردار کیا کہ بین الاقوامی پانیوں میں کشتی پر کوئی بھی "حملہ" "جنگی جرم " کے مترادف ہوگا۔دوسری جانب اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے کہا کہ انھوں نے فوج کو ہدایت دی ہے کہ کشتی کو غزہ پہنچنے سے روکا جائے، کیوں کہ توقع ہے کہ وہ چند گھنٹوں میں علاقائی پانیوں میں داخل ہوجائے گی۔اسرائیلی ٹی وی "چینل 12" نے بھی اطلاع دی کہ اسرائیلی حکام نے کشتی کو روکنے اور اسے بحیرہ روم کے اسدود بندرگاہ تک لے جانے کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔اس وقت کشتی "میڈلین "میں 12 افراد سوار ہیں، جن میں سویڈن کی کارکن گریٹا تھونبرگ اور آئرش اداکار لیام کینگھم بھی شامل ہیں۔قبل ازیں "بین الاقوامی کمیٹی برائے محاصرہ شکنی غزہ "سے وابستہ ایک اور کشتی "الضمیر " کو بھی مئی کی دو تاریخ کو اسرائیلی ڈرون حملے کا نشانہ بنایا گیا تھا، جب وہ غزہ کی جانب روانہ ہورہی تھی، جس سے اس کے ڈھانچے میں سوراخ ہوگیا تھا اور اس کے اگلے حصے میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔

آج دنیا عالمی چیلنجوں پر قابو پانے کے لیے ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی، ۔مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج یہاں کہا کہ دنیا آج عالمی چیلنجوں پر قابو پانے کے لیے ہندوستان کی طرف دیکھ رہی ہے۔آج یہاں اقوام متحدہ کی سمندری کانفرنس کے موقع پر دنیا کے 150 سے زائد ممالک کے سربراہان مملکت، سینئر وزراء ، نامور سائنسدانوں اور پالیسی سازوں کی شرکت کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ دو دنوں کے دوران، انہیں اور ہندوستانی وفد کے دیگر ارکان نے محسوس کیا ہے کہ دوسرے ممالک کو ہندوستان سے کتنی توقعات وابستہ ہیں۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس کی وجہ ہندوستان کی صلاحیتوں کے بارے میں تاثر کی تبدیلی کو قرار دیا جو گزشتہ 11 سالوں میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے بعض فیصلہ کن اقدامات اور گزشتہ ایک دہائی کے دوران انہیں پیش کی گئی حکومت کے استحکام کے ساتھ ہوا ہے۔مودی حکومت کے 11 سال مکمل ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ ایک خوشگوار اتفاق ہے کہ آج جیسے ہی مودی حکومت اپنے 11 سال مکمل کررہی ہے، یہاں ہم دوسرے رکن ممالک اور ممالک کے نمائندوں کے درمیان ہندوستان کی صلاحیتوں اور صلاحیتوں سے مستفید ہونے کے لیے زبردست جوش وخروش دیکھ رہے ہیں۔وزیر موصوف نے کہا کہ جہاں تک سمندر سے متعلق خدشات اور چیلنجز کا تعلق ہے، ہندوستان نے ان چیلنجوں سے نمٹنے میں نہ صرف پیش قدمی کی ہے، بلکہ ہندوستان کی کوششوں کو طاقت سیاسی کشمکش کے عزم سے ملی ہے جو اس حقیقت سے ظاہر ہے کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے اپنے یوم آزادی کے خطاب میں ایک بار نہیں بلکہ دو بار ڈیپ اوشین مشن کا حوالہ دیا تھا۔پچھلے 10 سالوں میں، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ اب فرق یہ ہے کہ ہندوستان کو عالمی مسائل جیسے سمندری چیلنجوں، آب و ہوا کے نمونوں، اور صاف توانائی کے خدشات کے معاملات میں بھی سنجیدگی سے لیا جاتا ہے، جب کہ پہلے دنیا ہندوستان کو ان ڈومینز میں ایک غیر سنجیدہ یا مطمئن اداکار کے طور پر سوچتی تھی۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سمندری خدشات کے چیلنجوں کو اجتماعی طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ زمین کی سطح کا تقریباً 70 فیصد حصہ سمندروں پر مشتمل ہے اور سمندروں کی کوئی سیاسی یا جغرافیائی سرحدیں نہیں ہیں، اس لیے سمندروں سے نکلنے والے اچھے اور برے اثرات انسانیت پر اثر انداز ہوتے ہیں، خواہ وہ کسی بھی ملک کا ہو۔انہوں نے کہا کہ سمندری خدشات بنیادی طور پر دو نوعیت کے ہیں، (الف) وہ جو براہ راست سمندروں سے نکلتے ہیں جیسے گلوبل وارمنگ جس کی وجہ سے سمندری پانیوں کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا ہے، سمندر کے پانی کی سطح میں بھی اضافہ ہوتا ہے، وغیرہ، اور (ب) وہ جو سمندری پانیوں کی آلودگی سے متعلق ہیں، جیسے تیل کا اخراج، پلاسٹک وغیرہ۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان ان پہلے ممالک میں سے ایک ہے جس نے سرکاری طور پر واحد استعمال پلاسٹک پر پابندی عائد کی ہے، اور ہمارا ڈیپ اوشین مشن خلائی ایجنسی اسرو کے ساتھ ساتھ ملک کے دیگر تحقیقی اور تکنیکی اداروں کے ساتھ قریبی تعاون سے آگے بڑھ رہا ہے۔اس طرح پوری سائنس اور پوری حکومت کے طرز پر عمل کرتے ہوئے بہترین نتائج حاصل کیئے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر جتیندر سنگھ کی قیادت میں ہندوستانی وفد نے خود کو دنیا کے کئی دیگر ممالک سے ایک سے ایک ملاقاتوں کے لئے کافی تلاش کیا ہے، جو صرف عالمی خدشات سے متعلق معاملات میں دیگر تمام اسٹیک ہولڈرز کے لئے ہندوستان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

ایران کا انٹیلیجنس سٹرائیک کے ذریعے اسرائیل کی حساس جوہری دستاویزات تک رسائی کا دعوی

ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن نے سنیچر کو یہ خبر نشر کی ہے کہ ایران نے ایک بڑی انٹیلیجنس سٹرائیک کے ذریعے اسرائیل کی حساس جوہری دستاویزات حاصل کر لی ہیں۔ اس خبر میں یہ تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں کہ ایران نے ان دستاویزات تک رسائی کیسے حاصل کی ہے۔ سرکاری ٹی وی پر مختصراً یہ خبر نشر ہوئی کہ ایرانی انٹیلیجنس سروسز نے سٹریٹیجک اور حساس معلومات اور دستاویزات حاصل کی ہیں، جن میں اس (اسرائیل) کے جوہری منصوبوں اور تنصیبات سے متعلق ہزاروں دستاویزات بھی شامل ہیں۔ اسرائیل نے ابھی تک اس ایرانی دعوے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ ایرانی خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق ایرانی انٹیلیجنس وزیر حجت الاسلام سید اسماعیل خطیب نے کہا کہ اسرائیل کی جوہری دستاویزات ایران منتقل کر دی گئی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے جو دستاویزات صیہونی حکومت سے حاصل کی ہیں وہ اس کے جوہری پروگرام سے متعلق ہیں اور ان میں امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک کے بارے میں بھی بہت معلومات ہیں۔ یہ خبر ایک ایسے وقت پر نشر ہوئی ہے جب ایران کے جوہری پروگرام پر بات ہو رہی ہے اور اسرائیل اسے اپنے لیے ایک حقیقی خطرے کے طور پر دیکھتا ہے۔ امریکہ ایران پر جوہری معاہدے کے لیے دبا بھی بڑھا رہا ہے۔ رواں برس مارچ کے دوران بی بی سی کے امریکہ میں شراکت دار ادارے سی بی ایس نیوز کے مطابق این ایک انٹرویو میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اگر وہ (ایرانی حکام) معاہدہ نہیں کرتے تو پھر بمباری ہوگی اور بمباری بھی ایسی جو انھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے جواب میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے خبردار کیا تھا کہ اگر امریکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دھمکی پر عمل کرتے ہوئے ایران پر حملہ کرتا ہے تو سخت جواب دیا جائے گا۔ خبروں کے مطابق آیت اللہ علی خامنہ ای نے کہا 'امریکہ اور اسرائیل کی ہمیشہ سے ہم سے دشمنی رہی ہے۔ وہ ہمیں حملے کی دھمکیاں دیتے ہیں جو ہمیں زیادہ ممکنہ نہیں لگتا لیکن اگر انھوں نے کوئی شرارت کی تو انھیں یقیناً بھرپور جواب دیا جائے گا۔' ڈونلڈ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو بتایا تھا کہ انھوں نے ایران کے رہبرِ اعلی آیت اللہ علی خامنہ ای کو ایک خط لکھ کر مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ اگرچہ ایران اپنے جوہری پروگرام پر کام جاری رکھے ہوئے ہے مگر ماہرین اسرائیل کو مشرق وسطی کی واحد ایٹمی طاقت سمجھتے ہیں۔ اسرائیل کے اہم سٹریٹجک اتحادی ملک امریکہ کی قیادت میں مغربی ممالک ایران پر جوہری ہتھیار رکھنے کا الزام عائد کرتے ہیں لیکن ایران نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل رافیل مریانو گروسی نے خبردار کیا ہے کہ ایران جوہری بم تیار کرنے سے دور نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ایران کے پاس فی الحال جوہری ہتھیار نہیں ہیں مگر اس کے پاس اس کے لیے ضروری خام مال موجود ہے۔ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایران کے پاس اب 60 فیصد افزودہ یورینیم کا بہت بڑا اور بڑھتا ہوا ذخیرہ موجود ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کی جوہری صلاحیتوں کو ایک حملے میں تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایران نے آئی اے ای اے سربراہ کی اس مقف کو مسترد کرتے ہوئے جواب دیا کہ افزودگی کی سطح کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ اور ایٹمی توانائی کی تنظیم نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں اس رپورٹ کی اشاعت پر افسوس کا اظہار کیا گیا، جسے انھوں نے سیاسی بیان قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ تہران نے بارہا کسی غیر اعلانیہ جوہری سائٹ یا سرگرمیوں کی عدم موجودگی کی تصدیق کی ہے۔ ایران کے نیم سرکاری خبر رساں ادارے فارس نیوز کے مطابق ایرانی انٹیلیجنس سروس نے مقبوضہ علاقوں سے بڑی مقدار میں سٹریٹجک اور حساس معلومات اور دستاویزات بشمول جوہری منصوبوں اور تنصیبات کو منتقل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ایجنسی نے اس آپریشن کو اسرائیل کے خلاف تاریخ کا سب سے بڑا انٹیلیجنس حملہ قرار دیا ہے۔ ایران کبھی کبھار جاسوسی کے الزام میں افراد کی گرفتاری کا اعلان کرتا ہے اور اسرائیل پر الزام عائد کرتا ہے کہ ٹارگٹڈ قتل یا تخریب کاری کی کارروائیاں اس کے جوہری پروگرام سے منسلک ہیں۔ اس کے برعکس مئی 2025 میں اسرائیل نے دو افراد کو مبینہ طور پر ایران کی جانب سے انٹیلیجنس اکٹھا کرنے کے مشن کو انجام دینے کے شبے میں گرفتار کیا ہے۔ ایرانی خبر رساں ادارے نے باخبر ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ جو چیزیں حاصل کی گئی ہیں ان میں اسرائیل کے جوہری منصوبوں اور تنصیبات سے متعلق ہزاروں دستاویزات بھی شامل ہیں۔ خبر کے مطابق یہ کارروائی کچھ عرصہ قبل کی گئی تھی لیکن دستاویزات کے بڑے حجم اور پوری کھیپ کو محفوظ طریقے سے ایران منتقل کرنے کی ضرورت کی وجہ سے یہ اس آپریشن کو خفیہ رکھا گیا۔ ذرائع نے تصدیق کی کہ دستاویزات کی بڑی کھیپ مکمل طور پر مطلوبہ محفوظ مقامات پر پہنچائی جائیں گی۔ ان کے مطابق یہ اتنی زیادہ دستاویزات ہیں کہ صرف ان کا جائزہ لینے اور ان دستاویزات میں موجود تصاویر اور کلپس کو دیکھنے کے لیے کافی وقت درکار ہوگا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو نے ایرانی جوہری تنصیبات کے خلاف فوجی حملے کی دھمکی دے رکھی ہے۔ ایران جوہری عدم پھیلا کے معاہدے کے تحت سویلین جوہری توانائی، خاص طور پر بجلی کی پیداوار کے لیے اپنے حق پر اصرار کرتا ہے جس کا وہ دستخط کنندہ ہے۔ دونوں ممالک میں گذشتہ برس کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ گئی تھی جب ایران نے دو بار براہ راست اسرائیلی علاقے پر سینکڑوں میزائلوں یا ڈرونز سے حملہ کیا تھا۔ ایران نے دعوی کیا کہ یہ حملے شام میں اس کے قونصل خانے پر ہونے والے مہلک اسرائیلی حملوں کا مناسب جواب تھا۔ تہران نے اپنی سرزمین پر حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہ کے قتل اور اتحادی حزب اللہ کے سابق سیکریٹری جنرل حسن نصر اللہ کے قتل کا بدلہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ ایران ان دونوں رہنماں کے قتل کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد کرتا ہے۔ اسرائیل نے حسن نصر اللہ کو ایک فضائی حملے میں ہلاک کرنے کا دعوی کیا تھا۔ سنہ 2018 میں اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے ایران کے اندر ایک خفیہ آپریشن کیا، جس میں تہران کے ایک گودام کو نشانہ بنایا گیا جس میں ایرانی جوہری پروگرام کے آرکائیوز موجود تھے۔ موساد کے سابق سربراہ یوسی کوہن کے مطابق اس آپریشن کے لیے دو برس تک منصوبہ بندی کی گئی اور اس میں 20 ایجنٹس شامل تھے، تمام غیر اسرائیلی، جو ایک ہی رات میں 32 سٹیل کے سیف کھولنے اور نصف ٹن دستاویزات اسرائیل پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ خبروں کے مطابق موساد نے صبح سویرے سکیورٹی گارڈز کے آنے سے قبل ساڑھ چھ گھنٹے کے دوران تقریبا 100,000 دستاویزات اور فائلیں چرائیں۔ ان چوری شدہ دستاویزات میں سی ڈیز پر ریکارڈ کردہ ڈیجیٹل فائلیں بھی شامل تھیں۔ اسرائیلی میڈیا ہاریٹز کے مطابق آپریشن فروری 2016 سے اس جگہ کی کڑی نگرانی کے بعد کیا گیا، جب ایرانیوں نے وہاں دستاویزات کی منتقلی شروع کر دی تھیں۔ اسرائیلی حکام نے محفوظ کریکنگ ٹریننگ کے لیے اس فیسلٹی کا ایک فرضی خاکہ تیار کیا اور آپریشن کا وقت آٹھ گھنٹے کر دیا۔ دستاویزات میں عماد پروگرام کے بارے میں تفصیلی معلومات کا انکشاف کیا گیا، جس میں خفیہ مقامات (جیسے ورامن اور ترقز آباد) جوہری وار ہیڈ کے ڈیزائن اور کور اپ آپریشنز کے بارے میں معلومات، اور زیر زمین افزودگی کی سرگرمیوں کو چھپانے کے لیے استعمال ہونے والی سرنگوں کے نقشے شامل ہیں۔ ہاریٹز کی خبر کے مطابق ان دستاویزات میں ایران کے آئی اے ای اے کو گمراہ کرنے اور اپنے ملازمین کو ثبوت مٹانے اور سرکاری دستاویزات کو غلط ثابت کرنے کی تربیت دینے کے خطرناک ثبوت موجود ہیں۔ اسرائیلی میڈیا اور سفارتی گواہوں کے مطابق 30 اپریل 2018 کو نتن یاہو نے اقوام متحدہ میں اجلاس کے دوران یہ دستاویزات پیش کیں، جس میں ایران پر اپنے جوہری اہداف کے بارے میں جھوٹ بولنے کا الزام لگایا اور مزید بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ دستاویزات کی ایک مکمل کاپی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی اور اہم عالمی اتحادیوں جیسے جرمنی، فرانس اور برطانیہ کو فراہم کی گئی تھی۔ ایران نے ایسے کسی بھی آپریشن کی تردید کرتے ہوئے دعوی کیا کہ یہ محض پرانی معلومات کو ری سائیکل کر رہا ہے۔ تاہم امریکہ اور اسرائیل کے مطابق ایران آئی اے ای اے کو دھوکے میں رکھ رہا ہے۔ دسمبر 2024 میں خفیہ دستاویزات پر مبنی امریکی انٹیلیجنس رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ سنہ 1960 کی دہائی سے جانتا تھا کہ اسرائیل دیمونا جوہری تحقیقی مرکز میں جوہری ہتھیاروں کے درجے کا پلوٹونیم تیار کر سکتا ہے۔ امریکی نیشنل سکیورٹی آرکائیو کی طرف سے جاری کردہ اس رپورٹ میں دسمبر 1960 کی اٹامک انرجی انٹیلی جنس کمیٹی کی دستاویز شامل تھی جو کہ پہلی اور واحد معلوم رپورٹ ہے جس میں درست اور واضح طور پر کہا گیا ہے کہ دیمونا میں اسرائیلی منصوبے میں پلوٹونیم ری پروسیسنگ پلانٹ شامل ہوگا اور اسے ہتھیاروں کے پروگرام سے منسلک کیا جائے گا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ 1967 میں اس بات کے شواہد ملے تھے کہ ڈیمونا ری پروسیسنگ پلانٹ مکمل یا مکمل ہونے کے قریب ہے اور ری ایکٹر پوری صلاحیت سے کام کر رہا ہے یعنی اسرائیل چھ سے آٹھ ہفتوں میں جوہری ہتھیار تیار کر سکتا ہے۔ تاہم امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے نے ان میں سے کچھ الزامات کو معتبر قرار دیا اور اپریل 1967 میں اگلی معائنہ ٹیم پر زور دیا کہ وہ ان کی تحقیقات کرے۔ دستاویزات کے مطابق واشنگٹن پہلے ہی اس حقیقت کو تسلیم کر چکا تھا کہ اسرائیل کے پاس جوہری ہتھیاروں کی صلاحیت موجود ہے۔ سنہ 1960 کی دہائی میں امریکہ کو تشویش تھی کہ اسرائیل جیسے ممالک جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، جس سے مشرق وسطی میں جوہری ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو سکتی ہے اور ان ہتھیاروں کے پھیلا کو محدود کرنے کی بین الاقوامی کوششوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ سنہ 1969 تک غیر اعلانیہ دستاویزات سے پتا چلتا ہے کہ عدم پھیلا کے مسئلے پر صدر رچرڈ نکسن اور وزیر اعظم گولڈا میئر ایک خفیہ دو طرفہ معاہدے تک پہنچے تھے، جس کے تحت واشنگٹن نے اسرائیل کو غیر اعلانیہ جوہری طاقت کے طور پر اپنی حیثیت برقرار رکھنے کی اجازت دی تھی۔ نکسن اور گولڈا میئر نے واضح طور پر اسرائیل کے جوہری پروگرام کا اعلان کیے بغیر یا ٹیسٹ کیے بغیر اسے خفیہ رکھنے پر اتفاق کیا۔ اسرائیل نے بھی اپنی صلاحیتوں کے بارے میں مبہم انداز اختیار کرتے ہوئے جوہری ابہام کی پالیسی پر عمل کیا اور واشنگٹن نے اسرائیل کے سرکاری موقف کو قبول کیا کہ وہ خطے میں جوہری ہتھیاروں کو متعارف کرانے والا پہلا ملک نہیں ہوگا۔ امریکی جریدے فارن پالیسی کے مطابق امریکی اٹامک انرجی کمیشن کی ٹیم جس نے 1966 میں دیمونا ری ایکٹر کا دورہ کیا تھا، نے دھوکہ دہی کے امکان کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا تھا اور اگرچہ ان کا خیال تھا کہ اس کا امکان نہیں تھا، لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی۔ میگزین میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے پہلے ہی ہتھیاروں کے درجے کے پلوٹونیم کی پیداوار شروع کر دی تھی اور یہ کہ سنہ 1967 کی جنگ سے پہلے اس نے بڑے خطرے کے پیش نظر دو یا تین جوہری آلات جمع کیے تھے، جس سے اسے مؤثر طریقے سے جوہری صلاحیت کی حامل ریاست بنا دیا گیا تھا۔ مارچ 1967 میں ایک امریکی انٹیلیجنس رپورٹ جسے سی آئی اے نے رد کیا اشارہ دیا تھا کہ اسرائیل پلوٹونیم ری پروسیسنگ پلانٹ لگا رہا ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ اگلے معائنہ کے دورے کے دوران اس نکتے پر عمل کیا جائے۔ لیکن دستاویزات کے مطابق اسی سال اپریل میں ہونے والے اس دورے میں کوئی نئی دریافت نہیں ہوئی۔ اسرائیل نے کبھی بھی جوہری عدم پھیلا کے معاہدے پر دستخط نہیں کیے، یہ معاہدہ جوہری ہتھیاروں کے عالمی پھیلا کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

امدادی کشتی ماڈلین پر صہیونی قبضہ انسانیت کی توہین، آزادیِ ضمیر پر حملہ ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت "حماس نے قابض اسرائیلی بحریہ کی جانب سے عالمی پانیوں میں امدادی کشتی ماڈلین پر دھاوا بولنے اور اس کے عملے کو اغوا کرنے کو سخت ترین الفاظ میں مجرمانہ درندگی اور عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ پیر کے روز جاری اپنے بیان میں حماس نے کہا کہ غزہ کی محصور عوام تک امداد پہنچانے کی ایک علامتی مگر انسان دوست کوشش کو صہیونی قابض فوج نے اس وقت بزور طاقت روکا جب کشتی ماڈلین بین الاقوامی سمندری حدود میں تھی۔ اس کشتی کا مقصد غزہ پر مسلط ظالمانہ محاصرے کو توڑنا اور فلسطینیوں کو بھوکا مارنے کی سازش کو دنیا کے سامنے لانا تھا۔ حماس نے واضح کیا کہ امدادی مشن کو اس طرح روکنا دراصل ایک منظّم ریاستی دہشت گردی ہے جو صہیونی حکومت کی جانب سے عالمی قوانین کو روندنے اور انسانی ہمدردی کے اصولوں کو ٹھکرانے کی کھلی دلیل ہے۔ یہ ایک ایسا ظلم ہے جو نہ صرف کشتی پر سوار عالمی رضا کاروں کے خلاف ہے بلکہ پوری انسانیت کی آواز کو دبانے کے مترادف ہے۔ حماس نے ان غیر تمند عالمی کارکنوں کو سلام پیش کیا جنھوں نے قابض اسرائیل کی دھمکیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کشتی مادلین پر سوار ہو کر دنیا کو یہ پیغام دیا کہ غزہ تنہا نہیں ہے۔ دنیا کے ہر کونے میں انسانیت کے علمبردار اب بھی زندہ ہیں اور وہ مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ تنظیم نے اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ نہ صرف مادلین بلکہ الجزائر، تیونس اور اردن سے آنے والے زمینی قافلے بھی اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ صہیونی پروپیگنڈا بری طرح ناکام ہو چکا ہے، اور دنیا کی عوامی اور انسانی یکجہتی غزہ کے ساتھ مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ حماس نے فوری مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل تمام رضا کاروں کو فوری طور پر رہا کرے اور ان کی حفاظت کی مکمل ذمہ داری قبول کرے۔ اس موقع پر حماس نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی تنظیموں اور تمام عالمی انصاف پسند قوتوں سے اپیل کی کہ وہ قابض اسرائیل کے اس گھناؤنے جرم کی پرزور مذمت کریں اور غزہ پر مسلط غیر انسانی محاصرے کو توڑنے کے لیے فوری عملی اقدامات

کے سی آر کالیشورم کمیشن کے روبرو حاضر ہوئے آبپاشی پراجکٹ کے دستاویزات بھی حوالے

حیدرآباد۔ سابق چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ سے کالیشورم کمیشن کی پوچھ تاچھ 50منٹ تک جاری رہی۔کمیشن کے صدرنشین پی سی گھوش کی جانب سے پوچھے گئے 18 سوالات کا کے سی آر نے جواب دیا اور ساتھ ہی کالیشورم پراجیکٹ سے متعلق چند دستاویزات اور پاور پوائنٹ پریزنٹیشن پین ڈرائیو میں پیش کیا۔ پوچھ گچھ کے بعد کے سی آر، بی آر کے بھون سے باہر نکلتے وقت اپنی پارٹی کے قائدین اور حامی جب نعرے لگا رہے تھے تو ہاتھ ہلا کر جواب دیا اور پھر وہاں سے یشودھا ہاسپٹل پہنچے۔ پارٹی کے رکن اسمبلی کے پی راجیشور ریڈی کی عیادت کی جو کے سی آر کے فارم ہاؤز میں پھسل کر گر گئے تھے۔آج صبح 9 بجے کے سی آر اپنے فارم ہاؤز ایراولی ضلع سدی پیٹ سے حیدرآباد پہنچے۔اُن کے ہمراہ ہریش راؤ، سنتوش کمار کے علاوہ دوسرے موجود تھے۔ بی آر کے بھون کے پاس کے ٹی آر پہلے ہی سے پارٹی کے ارکان اسمبلی، قائد اپوزیشن تلنگانہ قانون ساز کونسل مدھوسدن چاری، ارکان اسمبلی وی پرشانت ریڈی، پدما راؤ گوڑ، سابق وزیر محمد محمود علی کے علاوہ بڑی تعداد میں کارکن موجود تھے۔جیسے ہی کے سی آر کالیشورم کمیشن کے سامنے حاضر ہوئے،انہوں نے کہا کہ میری صحت ناساز ہے،جس کے بعد کمیشن نے اہم فیصلہ کرتے ہوئے اوپن کورٹ کے بجائے بند کمرے میں سابق چیف منسٹر سے پوچھ تاچھ کی۔ ابھی تک کمیشن نے 114 افراد سے پوچھ تاچھ کرلی ہے۔115 ویں گواہ کے طور پر کے سی آر کمیشن کے سامنے حاضر ہوئے تھے۔ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ کمیشن نے کالیشورم پراجیکٹ کی تعمیر، کارپوریشن کی تشکیل، تکنیکی رپورٹ اور کابینی منظوری کے علاوہ دیگر سوالات کئے۔ کے سی آر نے انہیں بتایا کہ ہر فیصلہ کابینہ کی منظوری سے لیا گیا۔تلنگانہ کے زرعی شعبہ اور پینے کے پانی کیلئے کالیشورم پراجیکٹ اہم پراجیکٹ ہے۔تلنگانہ کے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کا سب سے بڑا الفٹ اریگیشن پراجیکٹ ریکارڈ مدت میں تعمیر کیا گیا۔کابینہ اور حکومت کی منظوری سے ہی تعمیراتی کام انجام دیئے گئے۔ ویاس کوس کی سفارشات کو اہمیت دی گئی ہے۔ پراجیکٹ کی تعمیر سے قبل تمام منظوریاں حاصل کی گئیں۔اس کے تمام دستاویزات کو کے سی آر نے کمیشن کے سامنے رکھا۔کالیشورم کمیشن تشکیل دینے اور قرض حاصل کرنے کے بارے میں بھی سوالات کئے گئے۔کے سی آر نے کہا کہ نئی ریاست تلنگانہ قائم کی گئی تھی، فنڈس کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ پراجیکٹ کی تعمیرات میں تیزی پیدا کرنے کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ بیارجس میں پانی کو جمع کرنے کے بارے میں کمیشن نے کے سی آر سے سوالات پوچھے جس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیارجس میں کتنا پانی جمع کرنا ہے،اس کا فیصلہ انجینئرس نے کیا ہے۔جن مقامات پر بیارجس تعمیر کئے گئے ہیں، ان کی تبدیلی،ٹیکنیکل مسئلہ ہے، جہاں پانی موجود ہے، وہاں بیارجس تعمیر کئے گئے۔ کے سی آر نے جی او نمبر 45، آپریشنس اینڈ میٹننس بک کو کمیشن کے حوالے کیا۔

صحیفہ نگار سماج کی ترقی کیلئے اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی نبھائیں

تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن کے زیراہتمام سمینار،صدرنشین پریس اکیڈیمی سرینواس ریڈی کا خطاب

حیدرا ?باد۔۔ صدرنشین تلنگانہ پریس اکیڈیمی سرینواس ریڈی نے صحیفہ نگاروں کو ترغیب دی کہ وہ مملکت کے چوتھے ستون کے ارکان کے طور پر سماج کی ترقی کیلئے اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی نبھائیں۔ سرینواس ریڈی نے جو تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن کے زیراہتمام برہما کماریس سائلنس ری ٹریٹ سنٹر بی بی نگر، یادادری بھوانگیری میں صحافیوں کیلئے ''امن، اتحاد واعتماد کے فروغ میں میڈیا کا رول'' کے زیرعنوان سمینار سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کررہے تھے کہا کہ اگر صحیفہ نگاروں نے اپنی اس اہم ترین ذمہ داری کے سلسلہ میں غفلت کا مظاہرہ کیا تو سماج کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔انہوں نے بتایا کہ صحیفہ نگاروں کو جو سچ ہے اس کی رپورٹنگ کرنی چاہئے اور اخبارات والکٹرانک میڈیا میں سچائی پر مبنی خبروں کی نشرواشاعت عمل میں لائی جانی چاہئے تاکہ لوگ صحافت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور اس کا احترام کریں۔صدرنشین پریس اکیڈیمی نے اس بارے میں فکروتشویش کا اظہار کیا کہ ہندوستانیوں کی فی کس ا?مدنی 2.40 لاکھ روپے سالانہ ہے مگر بیشتر صحیفہ نگاروں کو20000 روپے ماہانہ تنخواہ بھی نہیں ملتی ہے۔انہوں نے کہا کہ صحیفہ نگار اس قدر کم تنخواہ پر اپنے خاندان کی کس طرح کفالت کرسکیں گے۔تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن نے یہ سمینار برہما کماریس کے اشتراک سے منعقد کیا۔ سرینواس ریڈی نے برہما کماریس کو خراج تحسین پیش کیا کہ ان کی جانب سے عالمی امن کیلئے اس طرح کے سمینار منعقد کئے جارہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ صحیفہ نگار اس کاز میں برہما کماریس کے ہمقدم ہیں۔ سابق رکن پریس کونسل ا?ف انڈیا و بانی ٹی جے اے (ا?ئی) اپلا لکشمن نے جو تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن کے مشیر اعلیٰ ہیں اعزازی مہمان کے طور پر سمینار میں شرکت کی۔ کارگزار صدر تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن راجندر ناتھ سمینار کے ا?رگنائزر تھے۔ڈائرکٹر ایس ا?رسی برہما کماریس راج یوگینی سنیتا ویدی نے خیرمقدم کیا۔ صدر حیدرا ?باد پریس کلب وینوگوپال نائیڈو، سابق وائس چانسلر کاکتیہ یونیورسٹی ودیاوتی اور دوسری شخصیتوں نے مخاطب کیا۔ تلنگانہ جرنلسٹس اسوسی ایشن کے عہدیدار وارکان شریک اجلاس تھے۔

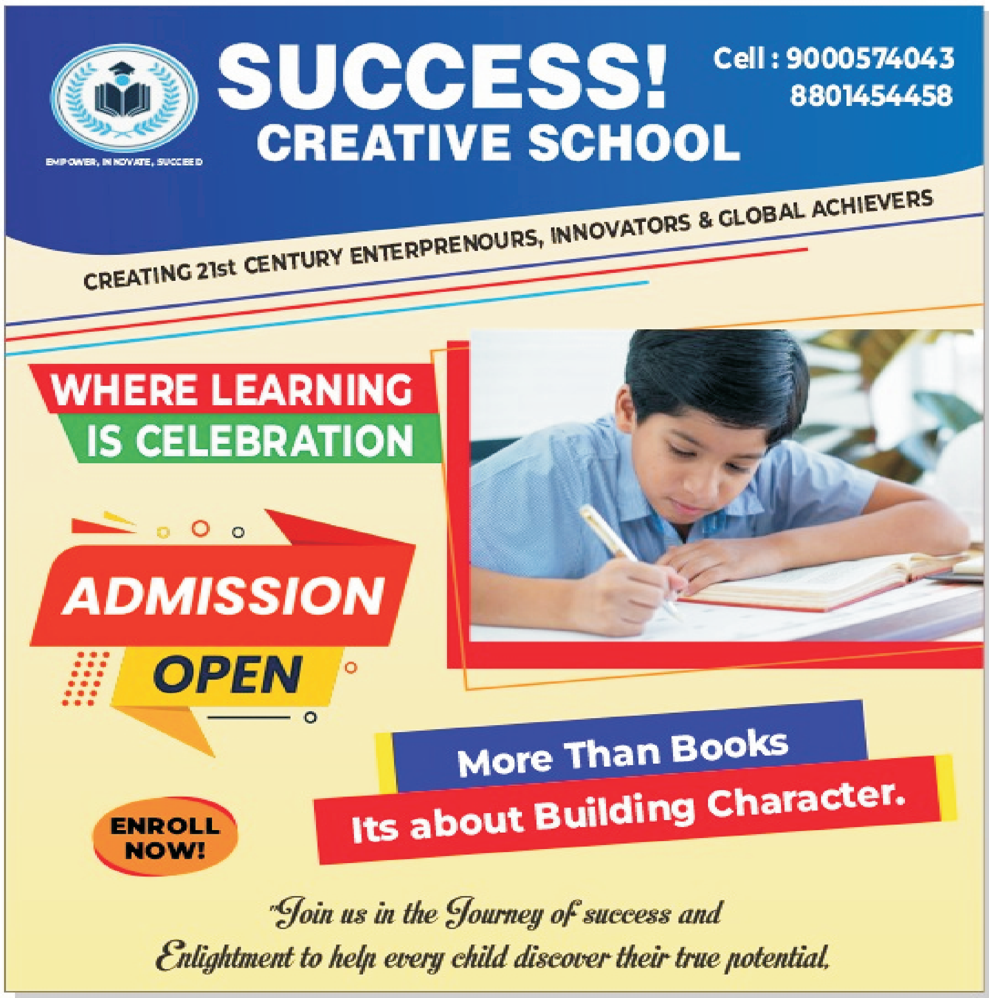

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in